دار الافتاء اہلسنّت (دعوتِ اسلامی)
Dar-ul-ifta Ahl-e-sunnat

ریفرینس نمبر: Lar6750 تاریخ: 24-08-2017

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

طلاق کے بارے میں غلط فہمیاں

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ آج کل طلاق دینے کا رجحان بہت زیادہ بڑھ گیا ہے۔ چھوٹی چھوٹی سی بات پر لوگ زبانی، تحریری یا فون پر اکٹھی تین طلاقیں دے دیتے ہیں اور بعد میں بہت پریشان ہوتے ہیں اور دوبارہ صلح کی کوشش کرتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ارشاد فرمائیں کہ شوہر نے اگر صریح الفاظ میں تین طلاقیں دے دی ہوں، تو کیا وہ تینوں نافذ ہو جاتی ہیں یا نہیں ؟ رجوع کی کوئی صورت ہے یا نہیں ؟ اگر تین طلاقوں کے بعد بغیر حلالہ کے رجوع ممکن نہیں، تو حلالہ کا طریقہ ارشاد فرمادیں۔ نیز تین طلاقیں ہو جانے کے باوجود لڑکا لڑکی اکٹھے رہیں، تو ان کا یوں رہنا کیسا ہے ؟ گھر والوں، رشتہ داروں، دوست احباب، اہل محلہ کو کیا کرنا چاہیے ؟

بعض لوگوں نے طلاق جیسے اہم شرعی مسئلہ میں کچھ باتیں گھڑی ہوئی ہوتی ہیں ، جو درج ذیل ہیں:

(1) غصہ میں طلاق نہیں ہوتی ۔ (2) عورت جب تک نہ سنے ، طلاق نہیں ہوتی ۔ (3) عورت قبول نہ کرے ، تو طلاق نہیں ہوتی ۔ (4) طلاق دیتے وقت گواہ نہ ہوں، تو طلاق نہیں ہوتی۔ (5) جب تک لکھ کر نہ دو، طلاق نہیں ہوتی۔ (6) بعض کہتے ہیں کہ ساٹھ بندوں کو کھانا کھلا دو ، تو دی ہوئی طلاقیں ختم ہو جاتی ہیں ۔ (7) کورٹ والے کہتے ہیں کہ نوے دن کے اندر صلح ہو سکتی ہے چاہے جتنی بھی طلاقیں دی ہوں ۔ (8) یونین کونسل والے کہتے ہیں کہ جب تک ہم طلاق کو نافذ نہ کریں، تب تک طلاق نہیں ہوتی اگرچہ جتنا مرضی وقت گزر جائے۔ (9) بعض کہتے ہیں کہ حمل میں طلاق نہیں ہوتی۔ (10) بعض لوگ واضح طور پر صریح الفاظ کے ساتھ تین طلاقیں دینے کے بعد کہتے ہیں کہ میری طلاق دینے کی نیت نہیں تھی، اس لیے طلاق نہیں ہوئی۔

قرآن وحدیث کی روشنی میں ان باتوں کا مختصر جواب تحریر فرمادیں تاکہ مسلمان شرعی حکم پر عمل پیرا ہو سکیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

شرعی طور پر جب تین طلاقیں ہو جائیں اگرچہ یہ طلاقیں لڑائی کے سبب ہوں یا بلاوجہ یا فون پر دی جائیں یا زبانی یا تحریری، بہر صورت عورت مرد پر حرام ہو جاتی ہے اور بغیر حلالہ کے رجوع کی کوئی صورت نہیں ہوتی۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿فَاِنۡ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنۡۢ بَعۡدُ حَتّٰی تَنۡكِحَ زَوۡجًا غَیۡرَهٗ﴾ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے۔ (پارہ 2، سورۃ البقرہ، آیت 230)

حلالہ شرعیہ کی صورت یہ ہے کہ طلاق کی عدت پوری ہو جانے کے بعد وہ عورت کسی اور سے نکاحِ صحیح کرے اور دوسرے شوہر سے بعد از صحبت طلاق ہو جائے یا دوسرا شوہر فوت ہو جائے، تو عورت عدت گزار کر پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ قرآن پاک میں ہے: ﴿فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ؕ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ﴾ ترجمہ کنز الایمان: پھر اگر تیسری طلاق اسے دی، تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہو گی، جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے، پھر وہ دوسرا اگر اسے طلاق دے دے، تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں۔ (پارہ2، سورۃالبقرہ، آیت230)

اگر میاں بیوی تین طلاقوں کے باوجود بغیر حلالہ کے رجوع کریں، تو سخت گناہ گار و زانی ہوں گے۔ گھر والوں، رشتہ داروں اور اہل محلہ پر لازم ہے کہ وہ حسبِ استطاعت ان کو اکٹھے رہنے سے روکیں۔ اگر یہ دونوں باز نہ آئیں، تو ان سے قطع تعلقی کرنا چاہیے۔ مفتی محمد وقار الدین قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جس شخص نے مطلقہ ثلاثہ کو اپنے پاس رکھا ہے، وہ حرام کاری میں مبتلا ہوا۔ اہل محلہ اور رشتہ داروں کو اس سے ملنا جلنا ناجائز و گناہ تھا، جب تک وہ اس عورت کو اپنے سے جدا نہ کر دے اور بالاعلان توبہ نہ کرے۔"

(وقار الفتاوی، جلد3، صفحہ165، بزم وقار الدین، مطبوعہ کراچی)

طلاق کے حوالے سے جو سائل نے لوگوں کی باتیں لکھی ہیں، واقعی یہ عموماً سننے کو ملتی ہیں، جو کہ بالکل غلط اور خود ساختہ ہیں۔ مذکورہ صورتوں میں سے کسی ایک صورت کو دلیل بنانا، ناجائز اور لوگوں کا طلاق جیسے اہم مسئلہ میں اس میاں بیوی کو یہ باتیں بتلا کر رجوع کی ترغیب دینا حرام ہے۔ جس شخص کو طلاق کے مسائل کا شرعی علم نہیں، اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ طلاق کے مسئلہ میں اپنی رائے دے، کیونکہ بغیر علم کے فتوی دینا حرام ہے۔ حدیث پاک میں ہے "من افتی بغیر علم لعنتہ ملئکۃ السماء والارض۔ رواہ ابن عساکر عن امیر المؤمنین علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" یعنی جو بغیر علم کے فتوی دے، اس پر آسمان و زمین کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔ اسے ابن عساکر نے امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے۔ (کنز العمال، جلد10، صفحہ193، حدیث29018، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

مختصراً ان صورتوں کا جواب دیا جاتا ہے، جو لوگوں نے گھڑ لی ہیں:

(1) **غصہ میں طلاق:** غصہ میں طلاق ہو جاتی ہے، بلکہ اکثر طلاق ہوتی ہی غصہ میں ہے۔ کوئی پیار سے طلاق نہیں دیتا۔ امام اہل سنت اعلی حضرت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ اللہ الحنان فرماتے ہیں: " غصہ **مانعِ وقوعِ طلاق نہیں**، بلکہ اکثر وہی طلاق پر حامل ہوتا ہے، تو اسے مانع قرار دینا گویا حکمِ طلاق کا راساً ابطال ہے۔ (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ383، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(2) **عورت کا طلاق سننا:** جب شوہر طلاق دے، اسی وقت طلاق ہو جاتی ہے، عورت کا سننا ضروری نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "طلاق کے لیے **زوجہ خواہ کسی دوسرے کا سننا ضرور نہیں**، جبکہ شوہر نے اپنی زبان سے الفاظِ طلاق ایسی آواز سے کہے، جو اس کے کان تک پہنچنے کے قابل تھے (اگرچہ کسی غل شور یا ثقل سماعت کے سبب نہ پہنچے) عند اللہ طلاق ہو گئی۔ عورت کو خبر ہو، تو وہ بھی اپنے آپ کو مطلّقہ جانے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ362، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

(3) **عورت کا طلاق قبول کرنا:** شوہر کے طلاق دیتے ہی طلاق ہو جاتی ہے، عورت کا طلاق قبول کرنا، شرط نہیں۔ امام احمد رضا خان علیہ

رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "اگر واقع میں اس شخص نے یہ خط آپ کو لکھا یا دوسرے کو عبارت مذکورہ بتا کر لکھوایا کہ میری عورت کی نسبت یہ الفاظ لکھ دے، تو جس وقت اس کے قلم یا زبان سے یہ لفظ نکلے، اسی وقت سے عورت پر ایک طلاق پڑ گئی اور اسی وقت سے عدّت کا شمار ہو گا اگرچہ یہ خط بڑودہ (سوال میں مذکور جگہ کا نام) نہ پہنچتا یا وہ خود ہی لکھ کر نہ بھیجتا یا مکتوب الیہم (جن کی طرف خط لکھا گیا) عورت کو نہ سُناتے کہ جو الفاظِ طلاق لکھے یا بتائے جب **ان میں کوئی شرط نہیں کہ یہ خط جب پہنچے یا سنایا جائے، اس وقت طلاق ہو**، تو ان کا لکھنا یا بتانا ہی طلاق کا موجب ہو گیا۔ بھیجنے، پہنچنے، سنانے پر توقف نہ رہا۔" (فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ447، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(4)**طلاق دیتے وقت گواہوں کا ہونا:** طلاق میں گواہوں کا ہونا ضروری نہیں۔ فتاوی رضویہ میں ہے: "شوہرِ اول طلاق دینے کا مقر (اقرار کرتا) ہے، مگر عذر صرف یہ کرتا ہے کہ طلاق خفیہ دی، چار اشخاص کے سامنے نہ دی، لہٰذا اپنی جہالت سے طلاق نہ ہونا سمجھتا ہے، اگر ایسا ہے، تو اس کا دعوٰی غلط باطل ہے، طلاق بالکل تنہائی میں دے، جب بھی ہو جاتی ہے۔"

(فتاوی رضویہ، جلد12، صفحہ366، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

(5)**بغیر تحریر کے فقط زبان سے طلاق دینا:** شرعی طور پر طلاق زبان سے دی جائے یا تحریری، دونوں صورتوں میں طلاق ہو جاتی ہے۔ مفتی اعظم ہند حضرت مصطفی رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "جب تین بار اس نے زبانی طلاق دے دی اور اس کا اسے اقرار ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں، صرف یہ شبہ ہے کہ بلا تحریر دی ہے، لہٰذا نہ ہوئیں، تو عورت پر تینوں طلاقیں ہو جانے کا حکم ہے۔ عورت اب اس پر ہمیشہ ہمیشہ کو حرام ہو گئی کہ بے حلالہ اب کبھی اس پر حلال نہیں ہو سکتی۔ یہ بے ہودہ عذر عدمِ تحریر محض باطل، بالکل ناکارہ اور مردود ہے۔ **طلاق ہو جانے کے لیے تحریر ہرگز لازم نہیں۔**" (فتاوی مصطفویہ، صفحہ366، شبیر برادرز، لاہور)

(6)**ساٹھ بندوں کو کھانا کھلانا:** تین طلاقوں کے بعد سوائے حلالہ کے کوئی صورت رجوع کی نہیں ہے۔ ساٹھ تو کیا ہزار مساکین کو بھی کھانا کھلا دیا جائے، تب بھی عورت حرام رہے گی۔ **طلاق ثلاثہ کا تحقیقی جائزہ** میں ہے: "بعض لوگ حیلے بہانے بنانے کی کوشش کرتے ہیں، نفس کہے گا شریعت میں اتنی سختی نہیں، لہٰذا غلطی سے یا پتہ نہ ہو، تو طلاق نہیں ہوتی، بعض رشتہ دار دوست احباب اسے کہتے ہیں: "**ساٹھ مساکین کو کھانا کھلا دو رجوع ہو جائے گا**"، بعض کہتے ہیں: "غصے اور حمل کی حالت میں طلاق نہیں ہوتی، جب تک بیوی نہ سنے یا طلاق نامہ وصول نہ کرے، طلاق ہوتی ہی نہیں" حالانکہ یہ سب غلط ہے۔"

(طلاق ثلاثہ کا تحقیقی جائزہ، صفحہ12، مکتبہ اشاعۃ الاسلام، لاہور)

(7)**نوے دن کے اندر صلح:** ایک یا دو صریح طلاق دی ہو، تو عدت کے اندر رجوع ہو سکتا ہے، لیکن تین طلاقوں کے بعد قرآن کا واضح حکم ہے کہ بغیر حلالہ رجوع نہیں۔ نوے دن کے اندر صلح کو کہنا عورت کو کھیل بنانا ہے کہ شوہر جب چاہے طلاقیں دے اور پھر نوے دن کے اندر رجوع کر لے۔ زمانہ جاہلیت میں یہی ظلم تو عورتوں پر ہوتا تھا کہ کئی طلاقیں دینے کے بعد عدت کے اندر رجوع کر لیتے تھے۔ اللہ

عزوجل نے اس ظلم کو ختم کرتے ہوئے فقط دو طلاقوں تک رجوع کی اجازت دی۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے: ”عن عائشة قالت لم يكن للطلاق وقت، يطلقُ الرجل امرأته ثم يراجعها ما لم تنقض العدة وكان بين رَجل من الأنصار وبين أهله بعضُ ما يكون بين الناس فقال والله لأتركنك لا أيِّمًا ولا ذات زوج، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة أن تنقضي راجعها، ففعل ذلك مرارًا، فأنزل الله عز وجل فيه ﴿الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحٌۢ بِإِحۡسَانٍ﴾ فوقَّتَ الطلاق ثلاثًا لا رجعة فيه بعد الثالثة حتى تنكح زوجًا غيره“ ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ پہلے طلاق کا کوئی وقت نہ تھا۔ شوہر بیوی کو طلاق دیتا، پھر عدت پوری ہونے سے قبل رجوع کر لیتا۔ انصار میں سے ایک میاں بیوی کی باہم ناچاقی ہوئی، تو شوہر نے بیوی سے کہا: اللہ کی قسم میں تجھے نہ بیوی اور نہ طلاق یافتہ رہنے دوں گا۔ وہ اپنی بیوی کو طلاق دیتا اور عدت پوری ہونے سے قبل رجوع کر لیتا۔ اس نے ایسا بار بار کیا، تو اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا: یہ طلاق دو بار تک ہے، پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا اچھے سلوک کے ساتھ چھوڑ دینا ہے، تو تین طلاقوں تک حد قائم کر دی گئی کہ تین طلاقوں کے بعد رجوع نہیں۔ یہاں تک کہ بیوی دوسرے سے نکاح وصحبت نہ کرے۔ (یعنی حلالہ نہ کر لے)

(تفسیر ابن کثیر، جلد1، صفحہ546، مطبوعہ پشاور)

(8) یونین کونسل والوں کا طلاق نافذ کرنا: یونین کونسل والوں کا کہنا کہ ”جب تک ہم طلاق نافذ نہ کریں گے، طلاق نہیں ہوگی“ یہ جہالت اور شریعت پر افتراء ہے، قرآن وحدیث میں تو ایسا کچھ نہیں فرمایا گیا۔ یونین کونسل والے اب چند سالوں میں وجود میں آئے ہیں، ان سے صدیوں پہلے تک جو زبانی نکاح وطلاق ہوا کرتے تھے اور طلاق کے بعد عورت آگے دوسرے شخص سے نکاح کرتی تھی، کیا وہ سب حرام تھا؟

(9) حمل میں طلاق: حاملہ کو بھی طلاق ہو جاتی ہے اور اس کی عدت وضع حمل ہے۔ یہی قرآن وحدیث کا فیصلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حاملہ عورتوں کی خود عدت بیان کی ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ اُولَاتُ الۡاَحۡمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنۡ یَّضَعۡنَ حَمۡلَهُنَّ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جَن لیں۔ **(پارہ28، سورۃ الطلاق، آیت4)**

سنن کبری للبیہقی میں ہے: ”عن أم كلثوم بنت عقبة أنها كانت تحت الزبير فطلقها وهي حامل فذهب الى المسجد فجاء وقد وضعت ما في بطنها فأتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ما صنع فقال: بلغ الكتاب أجله“ ترجمہ: حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ وہ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی زوجیت میں تھیں، انہوں نے حمل کی حالت میں انہیں طلاق دے دی۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ مسجد نبوی کی طرف آ رہے تھے، وہ مسجد میں پہنچے، تو ام کلثوم نے اپنے پیٹ میں موجود بچے کو پیدا کیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اپنا معاملہ عرض کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کتاب اپنی مدت کو پہنچ گئی۔ (یعنی قرآن میں حاملہ کی عدت بچہ پیدا ہونا ہے، وہ عدت پوری ہو گئی۔)

(سنن کبری للبیہقی، باب عدۃ الحامل المطلقۃ، جلد3، صفحہ154، مطبوعہ کراچی)

(10)**طلاق دیتے وقت نیت:** جب صریح الفاظ کے ساتھ تین طلاقیں دی جائیں، تو نیت ہو یا نہ ہو بہر صورت تینوں طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ اگر نکاح و طلاق میں اس قسم کی نیتوں کا اعتبار کیا جائے، تو احکام معطل ہو جائیں۔ جیسے کوئی شادی کے ایک سال بعد بیوی سے کہے کہ میں نے گھر والوں کے کہنے پر بغیر نیت ہی تمہارے ساتھ نکاح کیا تھا یا کوئی بیوی کو طلاق دے، جب وہ عدت گزار کر کسی دوسرے سے نکاح کرلے، تو پہلا شوہر کہے: میں نے تو بغیر نیت طلاق دی تھی۔ الغرض نکاح و طلاق مذاق بن کر رہ جائیں گے۔ شرح السنہ للبغوی میں ہے:
"اتفق أهل العلم على أن طلاق الهازل يقع واذا جرى صريح لفظ الطلاق على لسان العاقل البالغ لا ينفعه أن يقول كنت فيه لاعبا أو هازلا لأنه لو قبل ذلك منه لتعطلت الأحكام " ترجمہ: اہل علم اس پر متفق ہیں کہ مذاق میں بھی طلاق ہو جاتی ہے۔ اگر عاقل بالغ آدمی کی زبان پر صریح طلاق کے الفاظ جاری ہوں، تو بعد میں اس کا یہ کہنا اسے نفع نہیں دے گا کہ میں نے یہ کھیل کے طور پر یا مذاق کے طور پر کہا ہے۔ اس لیے کہ اگر اس عذر کو قبول کر لیا جائے، تو پھر احکام معطل ہو کر رہ جائیں گے۔

(شرح السنۃ، باب الطلاق علی الھزل، جلد9، صفحہ220، مطبوعہ بیروت)

نوٹ! یہ بات یاد رہے کہ طلاق کے مسئلہ میں علمائے کرام کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ کسی شرعی طریقہ سے میاں بیوی کا گھر بچ جائے، لیکن جب بچت کی کوئی صورت نہ ہو، تو عالم ایسا نہیں کر سکتا کہ بغیر شرعی دلیل کے میاں بیوی کی صلح کروا دے، لہٰذا تین طلاقیں دینے کے بعد علماء سے بدظن نہ ہوا جائے کہ یہ بچت کی کوئی صورت نہیں نکالتے۔ علماء کرام کو کیا ضرورت ہے کسی کا گھر خراب کرنے کی؟ علماء کی ذمہ داری شرعی حکم بیان کرنا ہے نہ کہ کسی کا گھر بچانے کی خاطر اپنی آخرت خراب کرنا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: " من أسوأ الناس منزلة من أذهب آخرته بدنيا غيره " ترجمہ: لوگوں میں سب سے بڑا بدبخت وہ شخص ہے، جو غیر کی دنیا کے لیے اپنی آخرت خراب کرے۔

(شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل، جلد5، صفحہ358، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

ابو احمد محمد انس رضا عطاری

01ذو الحجہ1438ھ/24اگست2017ء

الجواب صحیح

محمد ہاشم خان عطاری مدنی